B.A. Part - III
Paper - VI
Page - I
Section - Afsana Nigari
Date - 15.09.2020

Topic - Afsana "Lajwanti" Ka Tanquidi Jayeza

افسانہ "لاجونتی" کا تنقیدی جائزہ

افسانہ کی دنیا میں راجندر سنگھ بیدی ایک معتبر نام ہے۔ وہ کہنہ مشق افسانہ نگار ہیں۔ انہوں نے ملک کے سیاسی، سماجی، اخلاقی اور جنسی مسائل پر متعدد افسانے لکھے ہیں۔ "لاجونتی"، آزاد ہندوستان اور ملک کی تقسیم کے بعد رونما ہونے والے حالات کی ایک بہترین کہانی ہے۔ ملک آزاد ہو گیا۔ لیکن ہندو پاک کی سرزمین قتل و غارت، فسادات، آتش زنی کے شیطانی و حیوانی کارناموں سے لالہ زار ہو گئی۔ ہندو پاک کے دونوں جانب لوٹ کھسوٹ، اغوا کے واردات سے انسانیت شرمسار ہو گئی۔

جب ماحول کچھ سازگار ہوا تو انسانیت لوٹ آئی۔ بے شمار لوگوں نے زخمی بدن سے خون پونچھ ڈالا۔ پھر سے چل کر ان کی طرف متوجہ ہو گئے جن کے جسم و بدن صحیح و سالم تھے۔ لیکن دل زخمی تھے۔ مہاجرین و پناہ گزینوں کو سہارا دینے کے لئے گلی گلی، محلے محلے امن اور بحالی کمیٹیاں بنائی گئیں جس کا واضح مقصد تھا "پھر بساؤ، کاروبار بساؤ اور گھروں میں بساؤ" پروگرام کے تحت کام شروع کیا گیا۔ ازحد قدامت پسند طبقے نے مخالفت شروع کر دی تھی۔ لیکن اس کے باوجود خیر سگالی، ہمدردی اور انسانیت کا جذبہ اس قدر غالب رہا کہ حق کی آواز نے قدامت پسندوں کی آواز کو دبا دیا۔ اسی پروگرام کے تحت محلہ "ملا شکور" میں ایک ہی کمیٹی قائم ہو گئی۔ اکثریت سے سندر لال بابو کو کمیٹی کا سکریٹری بنایا گیا۔ مذکورہ مقاصد کے علاوہ اس کمیٹی نے مغویہ عورتوں کے سلسلے میں یہ سلوگن دیا کہ "دل میں بساؤ" کمیٹی کے تمام اراکین روزانہ صبح سویرے پربھات پھیری کی نکالتے تھے۔ ایک پنجابی گیت کا یہ فقرہ دہراتے تھے۔

"ہتھ لائیاں کملان نی لاجونتی دے بوٹے"

(یہ چھوئی موئی کے پودے ہیں ذرا ہاتھ لگانے پر کمہلا جاتے ہیں)

... "دل میں بساؤ" کمیٹی کے سکریٹری سندر لال بابو کی بیوی لاجو (لاجونتی) فسادات کے دوران اغوا ہو گئی تھی۔ جس کا صدمہ سندر لال بابو کو بہت زیادہ تھا۔ وہ اس کو کھو چکے ہو

رہے تھے۔ سندر لال کو لاجونتی سے بہت زیادہ پیار تھا۔ وہ ایک نازک سی دیہاتی لڑکی تھی جب کہ سندر لال بابو بھاری بھرکم پہلوان تھے۔ وہ اکثر لاجونتی کو ناراض ہو کر مارتے پیٹتے بھی تھے۔ لیکن وہ حرف شکایت زبان پر نہ لاتی اور نہ کبھی غصے کا اظہار کرتی تھی۔ بلکہ وہ اکثر لپک کر سندر لال بابو کے گلے لگ کر کہتی تھی کہ "پھر مارو تو میں تم سے نہیں بولوں گی"

مس مردولا سارا بھائی ہند اور پاکستان کے درمیان اغوا شدہ عورتوں تبادلے میں لے کر آئی۔ محلہ ملا شکور سے کچھ آدمی انہیں پھر سے بسانے کے لئے تیار ہو گئے۔ ان کے وارث اور لواحقین ان مغویہ عورتوں کو بسا لیے کر اپنے اپنے برباد گھروں کو پھر سے آباد کر لیا۔ لیکن مغویہ عورتوں میں کچھ ایسی بھی تھیں جن کے شوہروں اور والدین بھائی بہن نے پہچاننے سے انکار کر دیا تھا۔ ایسی بد نصیب عورتیں پتھرائی ہوئی آنکھوں سے موت کو ڈھونڈ رہی تھیں۔ کیونکہ ان کا اب زندہ رہنے کا حوصلہ باقی نہ تھا۔

مس مردولا سارا بھائی، شادی کے فرائض نہایت مستعدی سے انجام دے رہی تھیں۔ ایک دن سندر لال بابو کو یہ خبر ملی کہ آج امرتسر کی سرحد پر آنے والی مغویہ عورتوں میں "لاجونتی" بھی آئی ہے۔ یہ خبر سن کر سندر لال بابو اپنی کمیٹی کے اراکین کے ساتھ امرتسر پہنچ گئے۔ لاجونتی کو سامنے کھڑی دیکھ کر سندر لال بابو کو حیرت ہو رہی تھی کیونکہ وہ خالص اسلامی طرز کا دوپٹہ اوڑھے تھی۔ اب لاجونتی کا رنگ بھی نکھر گیا تھا۔ وہ پہلے سے زیادہ تندرست اور موٹی ہو گئی تھی۔ کیونکہ وہ پاکستان میں بڑی خوشحال زندگی گزار رہی تھی۔

سندر لال بابو نے آگے بڑھ کر لاجونتی کا استقبال کیا اور ساتھ لے آئے۔ اس کے دل کی والی آ چکی تھی۔ اب لاجونتی کو اس کے نام سے نہیں بلکہ "دیوی" کہہ کر پکارتے تھے۔ وہ خود کو شری رام جیسا مہان سمجھتے تھے جنہوں نے اپنی مغویہ سیتا کو لنکا کے راجا راون سے آزاد کرا کر لایا تھا۔

"لاجونتی" اگرچہ اب بہت خوش تھی لیکن اس کا دل چاہتا تھا کہ وہ پہلی جیسی لاجونتی ہی رہتی۔ دیوی بن کر رہنا اسے کچھ ناگوار لگ رہا تھا۔ کیونکہ وہ لاجو ایک عورت بن کر رہنا چاہتی تھی۔ وہ دیوی اور لاجونتی کے پودے کی شکل میں رہنا نہیں چاہتی تھی۔ وہ چاہتی تھی کہ سندر لال بابو پھر وہی پرانی بدسلوکی کرے۔ وہ سندر لال کی وہی پرانی لاجو ہو کر رہنا چاہتی تھی۔

اس طرح "لاجونتی" افسانہ راجندر سنگھ بیدی کا ایک شاہکار ہے۔